اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے دیکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم انفاق فی سبیل اللہ میں ترقی کرتے چلے جائیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اگر تم اپنی قربانیوں میں بتدریج اضافہ کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی کامل نیکی کو حاصل کر سکو گے۔

☆ وصیت میں تو قربانی کے سات درجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھے ہیں۔

☆ تقویٰ کے کسی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ حقیقی مومن اور متقی کو کھڑا رہنے نہیں دیتا۔

☆ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کریں۔

☆ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات جلد ادا کریں تا کہ کام جلد شروع کئے جا سکیں۔

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:۹۳) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو بار بار اور مختلف پیرایہ میں انفاق پر ابھارا ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ۔ یہاں انسان کو اس طرف متوجہ کیا کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہ اپنی عطا میں سے ایک حصہ واپس مانگتا ہے اس وعدہ پر کہ وہ اس انفاق پر اور اس خرچ پر اپنی طرف سے ثواب دے گا چیز اسی کی ہے لیکن جہاں بے شمار فضل اور نعمتیں اس نے اپنے بندے پر کی ہیں وہاں اس نے یہ بھی فضل کیا کہ جو دیا اس میں سے کچھ واپس مانگا اور جن لوگوں نے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے حضور اس کے دیئے ہوئے میں سے کچھ پیش کر دیا تو اس کے بدلہ میں اس نے ثواب بھی دیا۔

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ کہ اس حقیقت کے باوجود وہ لوگ جو ہماری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور ناشکرے بن جاتے ہیں اور ہماری آواز پر لبیک نہیں کہتے اور ہمارے کہنے کے مطابق خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ حقیقتاً وہ اپنے نفسوں پر ہی ظلم کرنے والے ہیں۔ پس اس آیت میں اس طرف بھی توجہ دلائی تھی کہ جو کچھ تم سے مانگا جا رہا ہے وہ بھی تمہارا نہیں گھر سے تو کچھ نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے کچھ مانگ کے تمہارے لئے مزید نعمتوں کے دروازے کھولنا چاہتا ہے اگر پھر بھی تم ناشکر گزار بندے بنے رہو تو بڑے ہی ظالم ہو۔ اپنے نفسوں پر بڑا ہی ظلم کرنے والے ہو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہ جس خرچ کا ہم مطالبہ کرتے ہیں جان مال دوسری سب وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں اور وہ کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ مجھے واپس لوٹاؤ

تا کہ میرے ثواب کو حاصل کرو اور یہ خرچ فی سبیل اللہ ہونا چاہئے یعنی ان راہوں پر ہونا چاہئے جو راہیں اللہ تعالیٰ نے خود بتائی ہیں بعض دفعہ خرچ کی بعض راہیں انسان کی اپنے نفس سے محبت بتاتی ہے محبت نفس اسے کہتی ہے کہ یہاں خرچ کرو وہاں خرچ کرو اور آرام حاصل کرو دنیوی لذتوں میں سے کچھ حصہ پاؤ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خرچ کرو تو یہ مراد نہیں ہوتی کہ نفس کو بتائی ہوئی راہ پر خرچ کرو اور اس طرح بعض دفعہ خاندان خرچ کرواتا ہے بعض جاہل اور ناسمجھ لوگ خاندان کی جھوٹی عزت کی خاطر ناقابل برداشت قرض اٹھا لیتے ہیں اور برادری کو خوش کرنے کیلئے افراط کر رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خرچ کرو مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ اس چیز سے جو ہم نے تمہیں دی ہے تو ہمارا یہ مطلب نہیں کہ اس راہ میں خرچ کرو جو تمہاری برادری تمہیں بتائے۔ اسی طرح خودی، تکبر، نمائش کا احساس خرچ کی بعض راہیں بتاتا ہے تو ان کے اوپر خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کا مطالبہ نہیں اس آیت میں یہ فرمایا کہ جب ہم کہتے ہیں خرچ کرو تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرو ان راہوں پر خرچ کرو جو ہم نے متعین کی ہیں اور جن کی نشان دہی ہم نے کی ہے۔

جو آیت شروع میں میں نے پڑھی تھی کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اس میں ایک تیسرا مضمون بیان ہوا ہے اور اس میں ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ جب قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ تعلیم ایسی ہے کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں تدریجی ترقیات کی طرف اشارہ ہے اور اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ اگر تم اپنی قربانیوں میں بتدریج اضافہ کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی کامل نیکی کو حاصل کر سکو گے اگر ایسا نہیں کرو گے تو نیکی کو تو حاصل کر لو گے۔ اللہ تعالیٰ ثواب تو تمہیں دے گا مگر یہ ثواب نچلے درجہ کا ہوگا کامل نیکی نہیں کہلائے گا۔ پس یہاں یہ فرمایا ہے کہ جس چیز سے تم محبت کرتے ہو اور جس کے چھوڑنے اور قربانی کرنے پر تم تکلیف محسوس کرتے ہو اس کو خرچ کرنے کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک شخص جو سالہا سال سے اپنی آمدنی کا سولھواں حصہ جماعت کے کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا چلا آ رہا ہے یہ خرچ اس کے بجٹ کا ایک حصہ بن گیا ہے اور یہ ایسی رقم نہیں رہی کہ جس کے خرچ پر اس کو یہ احساس ہو کہ اگر میں یہ رقم خرچ نہ کرتا تو فلاں فلاں چیز خرید سکتا دنیوی فائدہ حاصل کرتا۔

تو مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں یہ اشارہ کیا کہ اس انفاق میں ترقی کرتے چلے جاؤ جب سولھویں حصہ کی

عادت پڑ جائے تو پھر (اللہ تعالیٰ خود امام وقت کو سکھاتا ہے) تحریک جدید کا مطالبہ ہو جائے گا تا کہ تمہیں وہ مال جو تم خرچ کرو محبوب مال معلوم ہو اس کی عادت نہ پڑ چکی ہو بلکہ خرچ کرتے ہوئے تمہیں دکھ کا احساس ہو تم کہو کہ یہ مال میں خرچ کر رہا ہوں لیکن اس کے نتیجہ میں میری فلاں ضرورت پوری نہیں ہوگی اور یہ سوچو کہ فلاں ضرورت کیا اگر کوئی بھی ضرورت پوری نہ ہو اور میرا ربّ مجھ سے راضی ہو جائے تو میں خرچ کرتا چلا جاؤں گا اس وقت تمہارا خرچ مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں سے ہوگا۔ پھر جب اس کی بھی عادت پڑ جائے گی وقف جدید کی تحریک شروع کر دی جائے گی جب اس کی عادت پڑ جائے گی فضل عمر فاؤنڈیشن سامنے آ جائے گی اور اگر یہ بھی نہ ہو تو وصیت کی طرف انسان کی توجہ جائے گی کہ سولہواں حصہ تو میں دیتا چلا آیا ہوں اور سولہواں حصہ دینے سے مجھے یہ احساس نہیں باقی رہا کہ میں نے اپنے محبوب مال میں سے کچھ دیا ہے۔ کیونکہ اس انفاق کی تو مجھے عادت پڑ گئی ہے اس واسطے آؤ اب وصیت کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اس کی خوشنودی کو اس کے فضل کی جنتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کریں۔

پھر وصیت میں تو سات درجے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھے ہیں۔ جب دسویں حصے کی عادت پڑ جائے تو نواں حصہ دینا شروع کر دو جب نواں حصہ دینے کی عادت پڑ جائے تو آٹھواں حصہ دینا شروع کر دو جب آٹھواں حصہ دینے کی عادت پڑ جائے تو ساتواں حصہ دینا شروع کر دو تیسرے حصہ تک اسی طرح کرتے جاؤ۔ (اگر کسی وقت تمہیں یہ احساس ہو کہ جو تمہاری پہلی قربانیاں ہیں وہ طبیعت اور عادت کا ایک جزو بن گئی ہیں اور مِمَّا تُحِبُّوْنَ والی بات نہیں رہی) تو ہدایت کی راہوں پر آگے سے آگے لے جانے کا راستہ اس آیت میں دکھایا گیا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اور اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ جب قرآن کریم کے شروع میں ہمیں بتایا گیا تھا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے یہ کتاب اس کے کیا معنی ہیں؟ یہ تو ایک مثال ہے۔ بیسیوں مثالیں ایسی ہیں کہ تقویٰ کے کسی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ حقیقی مومن اور متقی کو کھڑا نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کے دل میں ایک جوش اور ایک جذبہ پیدا کرتا ہے کہ جب اس سے مزید ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی محبت کے مزید جلوے میں دیکھ سکتا ہوں تو کیوں میں یہاں کھڑا رہوں مجھے آگے بڑھنا چاہیے۔

مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں ہر دو قسم کے مومن شامل ہیں ایک وہ جو اپنی فطرتی استعداد کے مطابق ایک جگہ ٹھہرنا پسند نہیں کرتے اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرتا ہے اور نئی سے نئی

راہیں ان پر کھولتا چلا جاتا ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جن کی اقتصادی حالت یا جن کی ایمانی حالت اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ فرائض کو ادا کرتے ہوئے بھی کوفت محسوس کرتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی بھی ان کی عادت کا ان کی فطرت کا ان کی طبیعت کا ایک جزو نہیں بنتی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فضل کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں بھی ہم مِمَّا تُحِبُّوْنَ سے خرچ کرنے والوں میں شمار کرلیں گے یعنی ان لوگوں میں جو قربانی اور ایثار کے جذبے کو رکھتے ہوئے، اپنے مال کو یا دوسری اللہ تعالیٰ کی عطایا کو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں کیونکہ تم اقتصادی حالات کی وجہ سے یا اپنی ایمانی کمزوری کی وجہ سے ابھی تک سولھواں حصہ دینے میں بھی تکلیف محسوس کرتے ہو اور جو مال دیتے ہو اس کو چھوڑنے کے لئے تمہارا نفس بشاشت سے تیار نہیں ہوتا۔ اس حصہ مال کے ساتھ بھی تمہاری محبت بڑی شدید ہوتی ہے اس طرح تم سچی قربانی دے رہے ہو میری راہ میں اس لئے میں تمہیں ثواب دوں گا۔

ایسے لوگوں کو اور دوسروں کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مالی سال ختم ہونے کو ہے قریباً اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں اور اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ کی جو وصولی ہوئی تھی اس کے مقابلہ میں قریباً ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ زائد رقم وصول ہو چکی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں ہم اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو اس کی توفیق دی) لیکن جو بجٹ آپ نے شوریٰ میں پاس کیا تھا اس کے مقابلہ میں ابھی ڈیڑھ دو لاکھ کی کمی ہے اس کمی کو ہم نے ان اڑھائی ماہ میں پورا کرنا ہے جماعتوں کو چاہئے کہ وہ اس کی طرف فوری توجہ دیں اور کوشش کریں کہ جیسا کہ گذشتہ کئی سال سے ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے ہماری آمد بجٹ سے زیادہ ہو جائے کم نہ رہے گزشتہ سال بھی بجٹ سے کہیں بڑھ گئی تھی وصولی، اس سے پہلے سال بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کو بڑی مالی قربانیوں کی توفیق عطا کر رہا ہے اور دوسری قسم کی قربانیوں کی بھی ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے گا اور شیطان کا کوئی وسوسہ ہمارے خلاف کامیاب نہ ہوگا۔

دوسری مالی قربانی جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ فضل عمر فاؤنڈیشن ہے۔ ۶۸-۲-۱۵ تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے اندرون پاکستان کے وعدے ستائیس لاکھ انہتر ہزار چار سَو بائیس (۲۷،۶۹،۴۲۲ روپے) اور غیر ممالک کے وعدے آٹھ لاکھ اونانوے ہزار نو سَو پچاسی روپے (۸،۸۹،۹۸۵ روپے) یعنی قریباً نو لاکھ ہوا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال جون کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ یکم جولائی کو تیسرا سال شروع ہو جائے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدوں میں اضافہ نہ ہو تو جون کے آخر تک اندرون پاکستان سے قریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہئے اور غیر ممالک (بیرون پاکستان) سے قریباً چھ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہئے لیکن ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے کے مقابلہ میں اس وقت تک یعنی ۶۸-۲-۱۵ تک صرف بارہ لاکھ تیرہ ہزار نوسو چھیانوے (۱۲،۱۳،۹۹۶ روپے) کی وصولی ہوئی ہے اور بیرون پاکستان سے چھ لاکھ کی بجائے قریباً چار لاکھ کی وصولی ہوئی ہے وہاں سے دو لاکھ روپیہ اور وصول ہونا چاہئے جون کے آخر تک اور قریباً سوا چھ لاکھ روپیہ اندرون پاکستان میں وصول ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو یہ توفیق بخشی ہے (محض اپنے فضل سے) کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کا ایک لاکھ روپے کا وعدہ جو تھا اس کی دوسری قسط پوری کی پوری ادا ہو چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اسی طرح بڑی پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو ہماری چھوٹی پھوپھی جان ہیں ان کی طرف سے بھی قسط کے مطابق اپنے حصہ رسدی ۲/۳ کے مطابق وصول ہو چکی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دوست ہیں جنہوں نے اپنے وعدے ادا کر دئے ہیں۔ لیکن دوسرے سال کے بجٹ میں سے یعنی ۹ لاکھ میں سے صرف تین لاکھ کچھ کی وصولی ہوئی ہے اور چھ لاکھ کی وصولی باقی ہے اس میں شک نہیں کہ جماعتیں اس عرصہ میں جو اڑھائی ماہ کا عرصہ باقی ہے صدر انجمن کے مالی سال کا، اس میں لازمی چندے صدر انجمن احمدیہ کے جو ہیں ان کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں لیکن جماعتوں کو یہ چاہئے کہ ان چندوں پر زور دینے کے علاوہ یہ بھی خیال رکھیں کہ جماعت کا مالی سال ختم ہونے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے لئے صرف دو ماہ باقی رہ جائیں گے اور ابھی چھ لاکھ روپیہ وصول ہونے والا ہے۔

تو ہم نے ایک پاک نفس کی محبت پر (مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت پر) مال کی محبت کو قربان کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس طرح مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے مطابق خرچ کرنے والوں میں شامل ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ صرف وعدوں کو نہیں دیکھتا، صرف زبانی باتوں کے نتیجہ میں ہم اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ عمل صالح ہمارے اعتقاد اور ہمارے وعدوں اور ہمارے دعوؤں کی تصدیق نہ کرے

اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہمارے وعدوں اور نیک اقوال کو بلند نہ کرے تو اللہ تعالیٰ تک اس کی رضا کے حصول کے لئے وہی وعدہ، وہی دعویٰ پہنچ سکتا ہے جس کے پیچھے عمل بھی اس کی تصدیق کرنے والا ہو۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اس محبت پر داغ نہ لگائیں جو محبت حقیقتاً ان کے دلوں میں اپنے محبوب مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ہے اور وقت کے اندر اندر دو تہائی نہیں بلکہ اس سے زیادہ رقوم فضل عمر فاؤنڈیشن کی مد میں جمع کروادیں تا وہ کام جلد سے جلد شروع ہوسکیں جن کاموں کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل مورخہ ۸؍مارچ ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆